از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف یو۔پی۔

بنام

اوپی شرما

تاریخ فیصلہ:06 فروری 1996

[کے راما سوامی، بی ایل ہنسریا اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

یوپی آئل سیڈز اینڈ آئل سیڈز پرودکٹس کنٹرول آرڈر 1966 / دالیں، خوردنی تیل کے بیج اور خوردنی تیل (ذخیرہ اندوزی کنٹرول آرڈر)؛

شق 2(جی)/2(f)، 3، 4-ڈیلر-کون ہے؟-یہاں تک کہ ایک شخص جو تیل یا تیل کے بیجوں کو دیگر تجارتی مصنوعات میں استعمال کرنے کے مقصد سے خریدنے کے کاروبار میں مصروف ہے جب وہ آرڈر کی طرف سے مقرر کردہ حدود سے زیادہ مقدار کو ذخیرہ کرتا ہے۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973

دفعہ 482-موروثی طاقت-کا استعمال- عدالتِ عالیہ کو استغاثہ کو روکنے کے لیے ابتدا میں مداخلت کرنے سے سخت ناپسند کرنا چاہیے- قانون کو اپنا کام کرنے دینا چاہیے۔

اسٹیٹ آف اے پی بنام عبدالباخی و برادران، [1964] 7 ایس سی آر 764؛ ریاست ہماچل پردیش بنام پرتھی چند و دیگر، [1995] 6 ضمنی؛ ریاست بہار بنام راجندر اگروالا، [1996] 1 ایس سی آر اور مشتاق احمد بنام محمد حبیب رحمان فیضی و دیگراں، جے ٹی (199) 6561، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 190، سال 1988۔

فوجداری ایم اے نمبر 15985، سال 1985 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 7.1.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

انیس احمد خان، اپیل کنندہ کے لیے اے ایس پنڈیر کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے ڈاکٹر شنکر گھوش، ٹی پترا، رمیش سنگھ اور مس بینا گپتا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل ایک حوالہ کے ذریعے ہمارے سامنے رکھی گئی ہے۔ حقائق متنازعہ نہیں ہیں۔ اپیل کنندہ ریاست نے درج ذیل الزامات کے ساتھ ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کی ہے:

"یہ پیش کیا جاتا ہے کہ مودی پینٹس اینڈ وارنش ورکس، مودی نگر میں رنگ روغن تیار کرتا ہے۔ یہ کمپنی کافی عرصے سے بڑی مقدار میں السی کا تیل اور دیگر خوردنی تیل خرید رہی تھی، اور اسے ذخیرہ کر کے رنگ روغن کی تیاری کے لیے استعمال کر رہی تھی۔ یہ صنعتی یونٹ السی کا تیل اور دیگر خوردنی تیل خرید کر ذخیرہ کر رہا تھا، اور اس سلسلے میں مذکورہ صنعتی یونٹ نے کوئی لائسنس حاصل نہیں کیا ہے۔

مذکورہ صنعتی اکائی نے اپنے کاروبار کے سلسلے میں لائسنس حاصل کرنے کے لیے درخواست دی تھی تاکہ مذکورہ تیل کو رنگ روغن میں استعمال کیا جا سکے لیکن ان کی درخواست خارج کر دی گئی۔ اس کے بعد بھی، مذکورہ صنعتی اکائی نے مذکورہ تیل کی خریداری، ذخیرہ اندوزی اور استعمال جاری رکھا اور رنگ روغن فروخت کرتے ہوئے مشینی پیداوار جاری رکھی۔ اس سے پہلے بھی اس فرم نے بلوں کے ذخیرے سے متعلق اپنے ریکارڈ دستیاب نہیں کرائے تھے۔

آج مورخہ 4.12.1985 شام تقریباً 3:30 بجے میں، عبدالقادر، سینئر مارکیٹنگ انسپکٹر، مودینگر، سری پی کے اپادھیائے، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (سپلائی) غازی آباد کی ہدایت پر، سری موہن سنگھ، ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر غازی آباد، سری رامیشور دیال، سپلائی انسپکٹر مودینگر، سری رئیس احمد، سپلائی انسپکٹر مودینگر، ایس کے مشرا، مارکیٹنگ انسپکٹر، سری ایس کے سنگھ، مارکیٹنگ انسپکٹر، سری انیل کمار سریواستو، مارکیٹنگ انسپکٹر مودینگر، سری جے آر جوشی، سب انسپکٹر، سری سمئی سنگھ، کانسٹیبل نمبر 56، سری سکھبیر سنگھ، ہیڈ کانسٹیبل نمبر 53، پولیس اسٹیشن مودینگر وغیرہ کے ہمراہ، مودی پینٹس اینڈ وارنش ورکس، مودینگر کے آئل ٹینکرز میں محفوظ تیل کا معائنہ کیا۔ پارٹی کی طرف سے بیان کردہ تیل کے چار ٹینکوں میں ذخیرہ شدہ تیل کی تصدیق کے لیے، ہر ٹینک سے تین نمونے لیے گئے، کل 27 نمونے لیے گئے اور فرم کے نمائندوں سری کیلاش چندر، اسٹور کلرک اور فیکٹری منیجر سری او پی شرما کی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

موجودگی میں موقع پر ہی سیل کر دیے گئے، سال 1985-86 سے متعلق اسٹاک رجسٹر جس میں نمبر شمار 389 صفحات تھے، میرے اور مذکورہ کیلاش چندر کے دستخط شدہ استعمال شدہ صفحات کے بعد حراست میں لے لیا گیا۔ ذخیرہ شدہ تیل کے ذخیرے کا معائنہ اسٹاک رجسٹر کی بنیاد پر کیا گیا اور ٹینکوں میں درج ذیل مقدار میں تیل ذخیرہ پایا گیا:

1. سویابین کا تیل 843 کوئنٹل اور 57 کلوگرام

2. کاسٹر آئل 8147 کوئنٹل اور 45 کلوگرام

3. خالص سویابین کا تیل 32 کوئنٹل اور 31 کلوگرام

نمونے کا فرد جمع کیے گئے نمونوں میں سے ہر ایک نمونے سے تیار کیا گیا اور ہر ایک کے دستخط لینے کے بعد اسے اسٹور کلرک سری کیلاش چندر کے حوالے کر دیا گیا۔ سال 1984-85 سے متعلق اسٹاک رجسٹر کو حراست میں لیا گیا اور اس کے مطابق 1.11.1985 پر ان کے اسٹاک میں 2000 کلو لیٹر السی کا تیل تھا جو ان کے پاس رکھا ہوا تھا۔ حراست میں لیے گئے آئل رجسٹر کے مطابق، مذکورہ یونٹ نے خالص سویابین کا تیل، سویابین کا تیل اور السی کا تیل خریدا تھا، اسے ذخیرہ کیا تھا، اسے رنگ روغن بنانے کے لیے استعمال کیا تھا اور مذکورہ رنگ روغن فروخت کی تھی۔ مذکورہ تیل خوردنی تیل کے زمرے میں آتا ہے کیونکہ سویابین کا تیل اور خالص سویابین کا تیل ایسے تیل ہیں جن میں کھانا پکایا جا سکتا ہے۔ اس طرح مذکورہ یونٹ نے غیر قانونی طریقے سے اور کوئی لائسنس حاصل کیے بغیر رنگ روغن کی تیاری میں خوردنی تیل کا استعمال کیا ہے۔

اس طرح مذکورہ یونٹ اور مذکورہ یونٹ (مودی انڈسٹریل یونٹ) کے مالک سری کیلاش چندر، اسٹور کلرک، اوم پرکاش شرما، فیکٹری منیجر اور مودی پینٹس اینڈ وارنش ورکس، مودی نگر نے یوپی آئل سیڈز اینڈ آئل سیڈز پروڈکٹس کنٹرول آرڈر 1966 (آج تک ترمیم شدہ) گورنمنٹ آرڈر 1284/XXIX-E-C-L-112(US)/77 مورخہ 8.3.1977 کی شق 4 کی خلاف ورزی کی ہے جو 8 مارچ 1977 کو یوپی گزٹ میں شائع ہوا ہے اور جی او نمبر 4500/XXIX-22 حصہ آئل/82 مورخہ 29.10.1982 اور دالیں خوردنی تیل کے بیج اور خوردنی تیل کے ذخیرے کی شق 2، 3، اور 6 آرڈر 1977 (جیسا کہ آج تک ترمیم کی گئی ہے) جو ضروری اشیاء ایکٹ 1955 کی دفعہ 3/7 کے تحت قابل سزا جرم ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

لہذا مذکورہ بالا تمام افراد کے خلاف مقدمہ درج کریں اور ضروری کارروائی کریں۔ بازیابی میموز اور سپردگی نامہ کی نقلیں اس کے ساتھ منسلک ہیں جس کے مطابق مذکورہ بالا ذخیرہ شدہ تیل سری نند کشور، جنرل منیجر، مودی انڈسٹریز، مودی نگر کی تحویل میں دیا گیا ہے اور نمونے کی مہر اور دو اسٹاک رجسٹر کے ساتھ نمونے لیے گئے نو نمونے اسی کے مطابق میرے ذریعے پولیس اسٹیشن میں حوالے کیے جا رہے ہیں۔"

مدعا علیہ نے الہ آباد عدالت عالیہ میں فوجداری متفرق درخواست نمبر 15985، سال 1985 دائر کی۔ عدالت عالیہ کے واحد جج نے 7 جنوری 1986 کے حکم کے ذریعے ابتدائی اطلاعی رپورٹ کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ جوابی حلف نامے میں بیان کردہ کیس کے مطابق مدعا علیہ تیل کے بیجوں کی فروخت یا خریداری میں مصروف نہیں تھا۔ وہ رنگ روغن کی تیاری میں مصروف رہا ہے۔ لہذا، وہ تیل کے بیجوں یا خوردنی تیل کا ڈیلر نہیں ہے جو یوپی آئل سیڈز اینڈ آئل سیڈز پروڈکٹس کنٹرول آرڈر، 1966 (مختصر طور پر، 'آرڈر') کے تحت آتا ہے۔ اس کے مطابق مدعا علیہ کے خلاف استغاثہ قانون کے مطابق نہیں ہے، اسی کے مطابق درخواست کی اجازت دی گئی اور ابتدائی اطلاعی رپورٹ کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

آرڈر کی شق 2 (جی) میں قیود ڈیلر قیود کی اصطلاحات کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے:

"(جی) 'ڈیلر' سے مراد وہ شخص ہے جو تیل کے بیجوں اور تیل کے بیجوں کی مصنوعات کی خریداری یا فروخت یا ذخیرہ کرنے کے کاروبار میں مصروف ہے، لیکن اس میں (فوڈ کارپوریشن آف انڈیا) یوپی فوڈ اینڈ ایسینشیل کموڈٹیز کارپوریشن شامل نہیں ہے جو 5 کوئنٹل سے کم تیل یا 10 کوئنٹل سے کم تیل کے بیجوں یا 25 کوئنٹل سے کم تیل کا ذخیرہ کرتا ہے۔

کوئی بھی ڈیلر تیل کے بیجوں اور تیل کے بیجوں کی مصنوعات کی خریداری یا فروخت یا ذخیرہ اندوزی کے لیے کسی بھی جگہ پر قبضہ یا قیام نہیں کرے گا، سوائے اس کے کہ آرڈر کے تحت علاقائی فوڈ کنٹرولر کی طرف سے دیئے گئے لائسنس کی قیود کے تحت اور اس کے مطابق۔

ایک اور آرڈر، یعنی۔ دال، خوردنی تیل کے بیج اور خوردنی تیل (ذخیرہ اندوزی کنٹرول آرڈر)، 1977 جاری کیا گیا۔ "ڈیلر کی تعریف اس کی شق 2 (f) کے تحت "ایک ایسا شخص جو کسی بھی دال، خوردنی تیل کے بیج یا خوردنی تیل کی فروخت کے لیے خریداری، فروخت یا ذخیرہ کرنے کے کاروبار میں مصروف ہو، چاہے وہ کسی دوسرے کاروبار کے ساتھ مل کر ہو یا نہ ہو اور اس میں اس کا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نمائندہ یا ایجنٹ بھی شامل ہے۔"اس کی شق 3 مندرجہ ذیل زبان کے ڈیلروں کے ذریعہ لائسنس حاصل کرنے کی لازمی ضرورت بھی فراہم کرتی ہے:

3۔ڈیلروں کالائسنس کاری: کسی بھی ریاستی حکم نامے میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، اس شق کے نافذ ہونے سے پندرہ دن کی مدت ختم ہونے کے بعد، کوئی بھی شخص دالوں یاخوردنی تیل کے بیجوں یاخوردنی تیل میں ڈیلر کی حیثیت سے کاروبار نہیں کرے گا سوائے اس کے کہ ریاستی حکم کے تحت دیئے گئے لائسنس کی قیود و ضوابط کے تحت اور اس کے مطابق اگر اس کے قبضے میں موجود پلس یاخوردنی تیل کے بیجوں یاخوردنی تیل کاذخیرہ ذیل میں بیان کردہ مقدار سے زیادہ ہو:

(i)	دالیں	تمام دالوں کو ملاکر کل 10 کوئنٹل
(ii)	خوردنی تیل بشمول ہائیڈروجنائزڈ سبزیوں کے تیل	ہائیڈروجنائزڈ سبزیوں کے تیل سمیت تمام خوردنی تیل کے لئے 5 کوئنٹل
(iii)	خول میں مونگ پھلی سمیت خوردنی تیل کے بیج	تمام خوردنی تیل دار اجناس کا30 کوئنٹل۔

شق 4 دالوں، خوردنی تیل کے بیجوں اور خوردنی تیل کے قبضے پر پابندی عائد کرتی ہے۔کوئی ڈیلر، اس شق کے نافذ ہونے سے پندرہ دن کی مدت کے بعد، یاتو خود یا اس کی طرف سے کوئی شخص، کسی بھی وقت دالوں، خوردنی تیل کے بیجوں یاخوردنی تیل کو اس کے تحت متعین مقدار سے زیادہ ذخیرہ نہیں کرے گا یا اپنے قبضے میں نہیں رکھے گا۔ مخصوص مقدار یا ذخیرہ کی حدود-زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم-مقرر کی گئی ہیں۔

مانا جاتا ہے کہ مدعا علیہ کے پاس کسی بھی حکم کے تحت جاری کردہ کوئی لائسنس نہیں ہے۔ضروری اشیاء قانون کی دفعہ 3 کے تحت جاری کیے گئے دونوں احکامات مناسب قیمت پر منصفانہ تقسیم یا صارفین کو فراہمی کے لیے ضروری اشیاء کے "قبضے" اور "لین دین" منضبط کرنا کرتے ہیں۔اس لیے سوال یہ ہے: کیا جواب دہندہ کسی بھی حکم کے معنی میں ڈیلر ہے؟ مدعا علیہ کا معاملہ یہ ہے کہ چونکہ اس نے 843 کوئنٹل اور 57 کلوگرام سویابین کا تیل، 8147 کوئنٹل اور 45 کلوگرام کاسٹر آئل اور 32 کوئنٹل اور 51 کلوگرام خالص سویابین کا تیل رنگ روغن بنانے کے مقصد سے ذخیرہ کیا تھا، اس لیے وہ ڈیلر نہیں ہے۔اس دلیل کو عدالت عالیہ نے قبول کر لیا۔ہم نے پایا کہ عدالت عالیہ اس تعبیر میں مکمل طور پر غلط ہے۔یہ دیکھا گیا ہے کہ ڈیلر تیل کے بیجوں یا تیل کے بیجوں کی مصنوعات کی فروخت کے لیے خریداری یا فروخت یا ذخیرہ کرنے کے کاروبار میں مصروف شخص کا نام لیتا ہے۔آرڈر سے چھوٹ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا اور یو پی فوڈ اینڈ ایسینشیل کموڈٹیز کارپوریشن کو دی گئی ہے کیونکہ وہ ضروری اشیاء کی تقسیم کو منظم کرنے کے لیے عوامی ادارے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہیں۔ وہ آرڈرز کے تحت ڈیلر نہیں ہیں۔ کوئی بھی دوسرا ڈیلر جو آرڈرز کے تحت مقرر کردہ کم سے کم مقدار کا ذخیرہ کرتا ہے اسے لائسنس حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ایک شخص جو تیل یا تیل کے بیج خریدنے کے کاروبار میں مصروف ہے تاکہ انہیں کسی اور تجارتی مصنوعات میں استعمال کیا جاسکے، مذکورہ بالا تعریفوں کے تحت ایک ڈیلر ہے، جب وہ احکامات کے ذریعہ مقرر کردہ حدود سے زیادہ مقدار ذخیرہ کرتا ہے.

یہ تنازعہ اب مزید غیر متنازعہ نہیں رہا۔ اسٹیٹ آف اے پی بنام عبدالباخی وبرادران۔ [1964]7ایس سی آر764، اس عدالت کے تین ججوں کے بنچ نے حیدرآباد جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1950 کے تحت پیدا ہونے والے اسی طرح کے سوال پر غور کیا۔ مدعاعلیہ کھالوں اور دباغی کا کاروبار کر رہا تھا اور دباغی ہوئی کھالیں فروخت کر رہا تھا۔ اس نے اسٹوروں میں دباغی چھالوں کی کل مقدار رکھی۔ انہوں نے دعوی کیا کہ چونکہ وہ ان میں لین دین نہیں کر رہے تھے بلکہ انہیں تیاری کے مقصد کے لیے ذخیرہ کر رہے تھے، اس لیے انہیں ڈیلر نہیں ٹھہرایا جاسکتا اور اس لیے وہ اس کے کاروبار پر سیلز ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اس عدالت نے اس دلیل کو خارج کر دیا تھا اور کہا تھا کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے تجارتی استعمال میں تیار شدہ مصنوعات کے طور پر استعمال کرنے کے لیے قاعدے میں مذکور کسی شے کو خرید یا فروخت کر رہا ہوتا ہے، تو وہ اس شے کو خریدنے، فروخت کرنے یا سپلائی کرنے کے کاروبار میں مصروف ہوتا ہے اور اس لیے وہ اس ایکٹ کے معنی میں ایک ڈیلر ہے۔

متعلقہ احکامات کی شق 2(g) اور 2(f) میں موجود مخصوص تعریفوں کے پیش نظر، یہ نتیجہ اخذ کرنے میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ متعلقہ احکامات کے تحت ایک ڈیلر ہے۔ چونکہ اس نے لائسنس حاصل نہیں کیا تھا، اس لیے وہ قانون کے مطابق کارروائی کا ذمہ دار ہے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل ڈاکٹر گھوش نے دلیل دی کہ اگرچہ مدعاعلیہ نے لائسنس مانگا تھا، لیکن اسے لائسنس نہیں دیا گیا تھا اور اس لیے اسے آگے نہیں بڑھایا جاسکتا۔ انہوں نے مزید دعوی کیا کہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں جرم کے تمام اجزاء شامل نہیں ہیں اور اس لیے عدالت عالیہ نے ابتدائی اطلاعی رپورٹ کو کالعدم قرار دینے میں درست تھی۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ شکایت خود وضاحتی ہے اور اس میں متعلقہ احکامات کے تحت لائسنس کے بغیر تیل اور تیل کے بیجوں کے ذخیرہ کرنے کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ اس نے مذکورہ مقدار خریدی اور ذخیرہ میں رکھی تھی۔ اس طرح اجزاء کی وضاحت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

کی گئی ہے۔ چاہے اس نے لائسنس کے لیے درخواست دی ہو یا نہیں، ہمیں اس معاملے میں تنازعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

پھر سوال یہ ہے: کیا عدالت عالیہ مجموعہ ضابطہ فوجداری 482 کے تحت اپنے موروثی اختیارات کا استعمال کرنے میں درست ہے؟ ریاست ہماچل پردیش بنام پیر تھی چند ودیگر میں یہ عدالت، (1995)6 ضمنی۔ جیسا کہ درج ذیل ہے:

"اس طرح یہ طے شدہ قانون ہے کہ عدالت عالیہ کے موروثی اختیارات کا استعمال ایک غیر معمولی ہے۔ ابتدائی اطلاعی رپورٹ / فرد قرارداد جرم / شکایت کی جانچ پڑتال شروع کرنے سے پہلے عدالت عالیہ کو بہت احتیاط برتنی چاہیے۔ یہ فیصلہ کرنے میں کہ آیا مقدمہ اپنے آغاز میں استغاثہ کو روکنے کے لیے نایاب ترین مقدمات میں سے ایک ہے، اسے پہلے اس معاملے کی گرفت میں آنا ہوگا کہ آیا الزامات جرم ہیں یا نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ صرف مشینری کو منتقل کرنے اور قابل شناخت جرم کی تحقیقات کا آغاز ہے۔ تفتیش کے بعد اور فرد قرارداد جرم رکھے جانے کے بعد استغاثہ فرد قرارداد جرم کی حمایت میں ضابطہ اخلاق کی دفعہ 161 کے تحت درج کیے گئے گواہوں کے بیانات پیش کرتا ہے۔ اس مرحلے پر عدالت کا کام استغاثہ کے مقدمے کے فائدے اور نقصانات کو اہمیت دینا یا ان توضیعات کی سختی سے تعمیل کی ضرورت پر غور کرنا نہیں ہے جو لازمی سمجھی جاتی ہیں اور اس کی عدم تعمیل کا اثر ہے۔ یہ مقدمہ ختم ہونے کے بعد کیا جائے گا۔ عدالت کو پہلی نظر میں فرد قرارداد جرم کے دعووں اور ریکارڈ پر موجود گواہوں کے بیانات سے اس کی حمایت میں غور کرنا ہوگا کہ آیا عدالت اس ثبوت پر جرم کا نوٹس لے سکتی ہے اور مقدمے کی سماعت کے ساتھ آگے بڑھ سکتی ہے۔ اگر یہ اس نتیجے پر پہنچ جاتا ہے کہ کوئی قابل شناخت جرم نہیں بنایا گیا ہے تو فرد جُرم کو منسوخ کرنے کے علاوہ مزید کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی۔ لیکن صرف غیر معمولی معاملات میں، یعنی مجرم کے نجی انتقام کے عمل کو تباہ کرنے کے لیے بدنیتی سے کارروائی شروع کرنے کے نایاب ترین معاملات میں شکایت درج کرنے میں فائدہ اٹھایا جاتا ہے یا ابتدائی اطلاعی رپورٹ خود کسی قابل شناخت جرم کا انکشاف نہیں کرتی ہے۔ عدالت اس پر غور شروع کر سکتی ہے اور اختیار کا استعمال کر سکتی ہے۔

جب دفعہ 482 کے تحت علاج دستیاب ہوگا، تو عدالت عالیہ آرٹیکل 226 کے تحت اپنے غیر معمولی اختیارات کا استعمال کرنے سے نفرت اور محتاط ہوگی کیونکہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 482 کے تحت موثر علاج دستیاب ہے۔ جب عدالت دفعہ 482 کے تحت اپنے موروثی اختیارات کا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

استعمال کرتی ہے تو بنیادی غور صرف یہ ہونا چاہیے کہ آیا اختیارات کا استعمال انصاف کے مقصد کو آگے بڑھائے گا یا یہ عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہو گا۔ جب تفتیشی افسر شواہد جمع کرنے اور فرد قرار داد جرم عدالت کے سامنے پیش کرنے میں خاصی محنت اور وقت صرف کرتا ہے، تو فرد قرار داد جرم کو کالعدم قرار دینے کے لیے موروثی اختیارات استعمال کرتے ہوئے مزید کارروائی کو مختصر نہیں کیا جانا چاہیے۔ سماجی استحکام اور نظم وضبط کو مجرم کے خلاف کارروائی کے ذریعے منظم کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ مجموعی طور پر معاشرے کے خلاف جرم ہے۔ موروثی طاقت کا استعمال شروع کرنے سے پہلے اس بنیادی اصول کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیے۔ معاشی جرم میں ملوث ملزم معیشت کو تباہ کر دیتا ہے اور ریاست کی معاشی منصوبہ بندی پر سنگین دراندازی کا سبب بنتا ہے۔ جب قانون ساز یہ پولیس افسر کو اخلاقی انحطاط یا سنگین نوعیت کے جرائم سے متعلق جرم یا جرائم کے منظم ارتکاب کو روکنے کا اختیار سونپتا ہے اور اسے ناقابل تسخیر علاقوں میں اور اجتماعی طور پر علیحدہ طریقے سے جرم کی تحقیقات کا اختیار سونپا جاتا ہے، عدالتِ عالیہ کو اپنے موروثی اختیارات استعمال کرتے وقت زیادہ احتیاط، دھیان اور ہوشیاری کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ ورنہ سماجی نظم ونسق اور سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی اور سنگین خطرے میں پڑ جائے گی۔ ملزم ریاست کی معیشت کو متعلقہ قوانین کے تحت قابو پانے میں عدم استحکام پیدا کرنے کا موقع پائے گا۔

ریاست بہار بنام راجندر اگروالا، [1996] ایس سی آر میں اس عدالت نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

"اس عدالت نے کئی معاملات میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری 482 کے تحت عدالت کے موروثی اختیار کو بہت کم اور احتیاط سے تب ہی استعمال کیا جانا چاہیے جب عدالت اس نتیجے پر پہنچے کہ ظاہر ناانصاف ہو گا یا عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہو گا، اگر اس طرح کے اختیار کا استعمال نہیں کیا گیا۔ جہاں تک مجسٹریٹ کے نوٹس کے حکم کا تعلق ہے، موروثی اختیار کا استعمال اس وقت کیا جا سکتا ہے جب ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں لگائے گئے الزامات یا شکایت کے ساتھ ان کی اصل قیمت پر کی گئی تحقیقات کے دوران جمع کیے گئے دیگر مواد مبینہ جرم کا حامل نہ ہوں۔ اس مرحلے پر عدالت کے لیے یہ کھلا نہیں ہے کہ وہ شواہد کو منتقل کرے یا شواہد کی تعریف کرے اور اس نتیجے پر پہنچے کہ کوئی اولین مقدمہ نہیں بنا ہے۔"

مشتاق احمد بنام محمد حبیبجر رحمان فیضی و دیگراں، جے ٹی 199 1 656 میں اس عدالت نے درج ذیل فیصلہ دیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

" .... شکایت کے مطابق، جواب دہندگان نے اس طرح سرکاری رقم کے اعتماد کی خلاف ورزی کی تھی۔ شکایت میں کیے گئے مذکورہ بالا الزامات کی حمایت میں متعلقہ ادوار کے تنخواہ کے بیانات کی کاپیاں پیش کی گئیں۔ اس حقیقت کے باوجود کہ شکایت اور اس سے منسلک دستاویزات نے واضح طور پر، پہلی نظر میں، دھوکہ دہی، اعتماد کی خلاف ورزی اور جعل سازی کا مقدمہ بنا دیا، عدالت عالیہ نے دفعہ 482، مجموعہ ضابطہ فوجداری تحت دائر کی گئی اپنی درخواست میں مدعاعلیہان کے بیان پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھا اور یہ فیصلہ کرنے کے قابل بحث علاقے میں داخل ہوا کہ کون سا بیان درست تھا، ایک ایسا کورس جو مکمل طور پر ناقابل قبول تھا۔................."

ہم اس کے مطابق یہ مانتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے ابتدائی اطلاعی رپورٹ کو کالعدم قرار دینے میں قانون کی سنگین غلطی کی ہے۔ عدالت عالیہ کو دفعہ 482 کے تحت اپنے موروثی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے استغاثہ کو ناکام بنانے کے لیے ابتدا میں ہی مداخلت کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت، جیسا بھی معاملہ ہو، اور قانون کو اپنا کام کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ تفتیشی افسر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے چار ہفتوں کے اندر تحقیقات مکمل کرے اور مناسب عدالت اس معاملے کو چھ ماہ کے اندر نمٹائے گی۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document